Regd. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
لاہور
فون نمبر ۲۹۷۹
تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل لاہور
فی پرچہ ۱؎
یوم شنبہ — یکم ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۳ ماہ وفا ۱۳۳۳ ہش ۔ ۳ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۹۲

ویٹ منہ فوجوں نے دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں تین بڑے شہروں پر قبضہ کر لیا

ہنوئی ۲ جولائی ۔ ہند چینی میں ویٹ نام فوجیں دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں نام ال اور بعد ازاں تین بڑے شہروں میں داخل ہو گئی ہیں ۔ کل ان شہروں کو فرانسیسی فوجوں نے خالی کر دیا تھا۔

نام ال دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں سوتی کپڑے کے کارخانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے ۔ آج ہنوئی میں فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا کہ دریائے سرخ کے ڈیلٹا کے جنوبی علاقے سے فرانسیسی فوجوں کا انخلا کامیابی سے مکمل کر لیا گیا ہے ۔ فوجیں ہٹانے کے کام میں معمولی نقصان برداشت کرنا پڑا ۔ ہنوئی میں فرانسیسی ہائی کمان کے ایک افسر نے بیان کیا ہے کہ فوجی نقطۂ نظر سے اس علاقہ سے فوجیں ہٹانا بہت ضروری تھا۔

پیرس میں ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ فرانس اور چین کے وزرائے اعظم کے درمیان اس علاقہ کو خالی کر دینے کا سمجھوتہ طے پا گیا تھا ۔ ادھر ہنوئی میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے ۔ اور فسادات کے ڈر کی وجہ سے فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فرانسیسی فوجوں کے انخلا کی وجہ سے مغربی ملکوں میں بڑی بے چینی پھیل گئی ہے ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے جو آجکل نیویارک میں ہیں کہا ہے کہ ہند چینی کے حالات کی رفتار کے پیش نظر جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی تحفظ کے لئے جلد ...

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

کراچی ۳۰ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور خراب ہے ۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ سے فوجی سامان کی پہلی کھیپ اکتوبر میں کراچی پہنچ جائیگی

پاکستان کو فوجی امداد دینے کا پروگرام کئی سال تک جاری رہے گا

امریکی سفیر متعینہ پاکستان مسٹر هورس اے هلڈرتھ کا بیان

کراچی ۲ جولائی ۔ باہمی سلامتی کے معاہدہ کے تحت حال ہی میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا خیال ہے اس کے تحت امریکہ سے فوجی سامان کی پہلی کھیپ اس سال ماہ اکتوبر تک پاکستان پہنچ جائے گی ۔ اس امر کا انکشاف امریکی سفیر مسٹر هورس اے هلڈرتھ نے آج امریکہ سے واپس کراچی پہنچنے پر کیا ۔ وہ اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کرنے کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے اخبار کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر هلڈرتھ نے کہا ۔ کہ فوجی امداد کے معاہدوں کے تحت امریکہ سے جن ملکوں کو جو سامان بھیجا جاتا ہے اس کی مالیت بتانے کا قاعدہ نہیں ۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو جو امداد دی جا رہی ہے وہ ایک مسلسل پروگرام ہے ۔ جو بتدریج کئی سال تک جاری رہے گا۔

اگلے ماہ امریکہ سے فوجی مشاورتی گروپ کی ایک پارٹی کراچی پہنچے گی ۔ اس پارٹی میں تیس آدمی ہوں گے ۔ یہ پارٹی پاکستان کے حکام سے صلاح و مشورہ کے بعد طے کرے گی ۔ کہ پہلے سال میں پاکستان کو کتنی مالیت کا اور کس قسم کا سامان دیا جائے ۔ پاکستان کو پہلے سال میں جو امداد دی جائے گی وہ اس رقم میں سے دی جائیگی جو پچھلے مالی سال میں فوجی امداد کے لئے مختص کی گئی تھی ۔ مسٹر هلڈرتھ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع میں بہت مفید کام کر سکتا ہے ۔ نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ کو امید ہے کہ اس جھگڑے کا ایسا حل نکل آئے گا جو دونوں ملکوں کے لئے قابل قبول ہوگا۔

آپ نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی اہمیت کو میں خوب سمجھتا ہوں ۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگلا قدم یہی ہوگا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲ جولائی (ساڑھے نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ارسال کردہ رپورٹ درج ذیل ہے ۔ آپ علاج اور عام طبی نگرانی کے سلسلہ میں حضرت میاں صاحب کے ہمراہ ربوہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ کل کے پرچہ میں صحت کی جو رپورٹ شائع کی گئی تھی ۔ وہ آپ ہی کی ارسال کردہ تھی ۔

"گذشتہ رات ساڑھے تین بجے تک حضرت میاں صاحب کو نقرس کے درد کی وجہ سے بے حد بے چینی رہی اور نیند نہیں آئی ۔ اس کے بعد صبح سات بجے تک کچھ نیند آ گئی ۔ صبح سے دل کی حالت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے ۔ مگر آج عام ضعف کی کافی شکایت فرماتے رہے ۔ جس کی وجہ غالباً رات کی بے خوابی اور بے چینی تھی ۔ نقرس کی تکلیف میں خفیف سی کمی ہے ۔ مگر ابھی بدستور جاری ہے ۔ اس وقت ساڑھے نو بجے شب عام طبیعت دوپہر کی نسبت بحال ہے ۔ اور دل کی حالت بھی صبح کی طرح بہتر ہے ۔

احباب آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں فرماتے رہیں"

خاکسار :۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

پنجاب میں ایک دن میں ۲ ہزار ٹن گندم کی فراہمی

کراچی ۲ جولائی ۔ سندھ اور پنجاب میں گندم کی فراہمی کا کام پوری سرگرمی سے جاری ہے ۔ سندھ میں اب تک تین لاکھ ٹن گندم فراہم ہو چکا ہے ۔ حکومت نے گیہوں فروخت کرنے والوں سے کہا ہے ۔ کہ اگر انہیں ایجنٹوں کے ہاتھ فروخت میں دشواری پیش آئے ۔ تو وہ براہ راست صوبائی حکومت کے ہاتھ گندم فروخت کر سکتے ہیں ۔

پنجاب میں بدھ کے دن بیس ہزار آٹھ سو نناوے ٹن گندم فراہم ہوا ۔ آج تک کسی دن اتنا گیہوں فراہم نہیں ہوا تھا ۔ صوبائی حکومت نئی فصل سے اب تک ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم فراہم کر چکی ہے ۔

اقوام متحدہ سے تعلق منقطع کرنے کی دھمکی

واشنگٹن ۲ جولائی ۔ امریکی سینیٹ میں ایک قرارداد منظور ہوئی ہے ۔ جس میں آئزن ہاور سے کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کو مطلع کر دیں کہ اگر چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنایا گیا ۔ تو امریکہ اس ادارہ سے تعلق منقطع کر لے گا

... انتظام کرنے کی ضرورت ہے ۔ امریکی سینیٹر مسٹر نولینڈ نے کہا ہے کہ فرانسیسی فوجوں کی اس کارروائی سے کمیونسٹوں کی کافی کامیابی ہے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کر ... لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف کی فضیلت

عن انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلم مسلّم علی الا رد اللہ تعالی علیّ روحی حتی علیہ السلام

(سنن ابو داؤد)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مجھ پر سلام نہیں بھیجتا۔ مگر اللہ تعالے میری روح مجھ پہ واپس کرتا ہے۔ اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

سفر امریکہ

(۲)

فہرست وصولی برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

نام	رقم	نام	رقم
چوہدری نادر علی صاحب شیخ پور	۵/-/-	محمد شریف صاحب اماڑ تنگ اونچہ	۱۰/-/-
چوہدری شاہ محمد صاحب مرانہ	۵/-/-	عبدالعزیز صاحب ٹھرد	۵/-/-
غلام حیدر صاحب دھیر کے کلاں	۶/-/-	چوہدری سردار احمد صاحب جڑانوالہ لائلپور	۵/-/-
مولوی برکت علی صاحب کنجاہ	۱/-/-	چوہدری عبدالمالک صاحب ربوہ	۵/-/-
ڈاکٹر اعظم علی صاحب گجرات	۱۰/-/-	چو محمد عبداللہ صاحب بٹ چونڈہ سیالکوٹ	۵/-/-
چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین	۵/-/-	منظور حسین صاحب سانگلہ ہل شیخوپورہ	۲۰/-/-
مرزا اللہ دتا صاحب ملکوال	۵/-/-	فتح محمد صاحب چک ۲۸۵ منٹگمری	۵/-/-
مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر	۵/-/-	عبداللہ صاحب دوالمیال ضلع جہلم	۵/-/-
میاں نور دین صاحب دوالہ	۵/-/-	حافظ ملک محمد صاحب ربوہ	۲/-/-
غلام احمد صاحب دھوریہ	۵/-/-	چوہدری محمد اعظم صاحب ۲۲۲ دھنی دیو	۵/-/-
مولوی جمال دین صاحب چک سکندر	۵/-/-	مولوی احمد خان صاحب نسیم لائلپور ربوہ	۲۰/-/-
محمد اسلم صاحب لاہور ولد محمد عمر صاحب لاہور	۴/-/-	فضل دین صاحب ننگوی چک ۵۶۶ لائلپور	۵/-/-
قاضی برکت اللہ صاحب لاہور	۵/-/-	عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ	۱۰/-/-
مرزا رفیع احمد صاحب بذریعہ چیک	۱۰/-/-	ڈاکٹر فرزند علی صاحب	۱۰/-/-
چو عبدالکریم صاحب کالو گڑھی مبلغ شیخوپورہ	۲/-/-	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب جھول	۱۰/-/-
مشتاق احمد صاحب چک ۶ گ ب ضلع لائلپور	۱/-/-	ماسٹر کمال دین صاحب ریو کے ضلع سیالکوٹ	۲۰/-/-
فتح محمد صاحب چک ۱۸ بھوڈو	۲/-/-	بابو عبدالغفار صاحب ڈوڈ سپیڈ کمپنی	
رکن دین صاحب کھیوہ والی گکھاکو	۵/-/-	حیدر آباد سندھ	۱۰۰/-/-
ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب بھلوال	۲۵/-/-	غلام احمد صاحب سندھ	۱۰/-/-
کیپٹن ملک خادم حسین صاحب	۵۰/-/-	مستری محمد اسماعیل صاحب	
محمد یوسف صاحب بذریعہ چیک	۱۰۰/-/-	سردار محمد صاحب ڈلوالہ	۵/-/-
امام دین صاحب ۲۳۲ ب لائل پور	۱۰/-/-	میاں غلام حسین صاحب اورسیر لائلپور	۱۰/-/-
نور حسن صاحب چک ۲۹۷ ج ب ”	۱۰/-/-	حسن محمد نمائندہ چاہ اسمٰعیل والہ	۵/-/-
مولوی عصمت اللہ صاحب ہیلوپور لائل پور	۵۰/-/-	ڈاکٹر غلام قادر صاحب	
بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی	۵/-/-	چک جھور ۱۱ لائل پور	۱۰/-/-
[illegible] اللہ صاحب سیالی	۱۵/-/-	چوہدری فیض اللہ صاحب سانگلا	۲۰/-/-
محمد اکبر صاحب بھکو بھٹی سیالکوٹ	۱۰/-/-	مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخان	۱۰/-/-

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالے امتقی کو پسند فرماتا ہے

فرمایا:۔ "اللہ تعالے متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالے کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے۔ تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے"۔ (ملفوظات)

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

سابقون الاوّلون کی فہرست انیس سالہ بن رہی ہے

خاص توجہ فرما کر بقایا اگر ہو۔ ادا فرمائیں

فرمایا:۔

(۱) "جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا تحریک جدید کا چندہ واجب الادا ہے"۔

(۲) "وہ یا تو اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں" (تا ان کا نام فہرست انیس سالہ میں آجائے وکیل المال۔)

(۳) "اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے تو یا تو ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تاکہ نہ تو خود گنہگار ہوں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکا لگے"۔

(۴) اشاعت اسلام میں متواتر انیس ۱۹ سال تک مدد دینے والو!

آپ کا نام ایک کتاب میں شائع کرنے کے لئے فہرست بن رہی ہے۔ اس فہرست میں نام اس کا ہی آتا ہے۔ جس نے متواتر انیس ۱۹ سال تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ بقایا دار یا جن کا کوئی سال خالی ہو۔ ان کا نام فہرست میں نہیں آسکے گا۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ جو احباب معافی لیں گے۔ چونکہ معافی کی صورت میں وہ وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ جائیں گے۔ اور ان کے معافی والے سال خالی ہو جائیں گے۔ اس لئے ان کا نام بھی فہرست میں نہیں آئے گا۔ ہاں اگر وہ معافی والے سالوں میں اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق تحریک جدید کا چندہ ادا کر لیں اور جلد سے جلد ادا کر لیں۔ تو ان کا نام بھی فہرست میں آجائے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ میں اپیل کر رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے کامیابی عطا فرمائے (عاجز عبدالغفور خاں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر از رحیم یار خاں)

(۲) مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مجھ پہ رحم کرے۔ اور مجھے باعزت بری فرمائے۔ نیز میرے والد صاحب دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمود احمد خاں ابن برکت علی خاں بڑا والے موضع بھٹیاں ڈاکخانہ ملکیانہ گجرات)

(۳) مجھے بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے انہیں آسانی میں تبدیل فرما دیں (محمد دین سٹور کیپر کاٹن فیکٹری دیناپور ملتان)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ رفاء ۱۳۳۳ھ

اسلام امن کی فضاء چاہتا ہے

"صلح حدیبیہ" اگرچہ شروع میں صحابہ کرامؓ کے نزدیک ایک کھلی شکست سمجھی گئی تھی۔ باوجودیکہ اسلام کی طاقت اس وقت اہل مکہ سے بہت زیادہ تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایسی شرائط پر صلح کر لینا جو ان کی جوانمردی، جوشِ جہاد اور فدائیت کے منافی نظر آتی تھیں۔ اور جو بظاہر ان کی کمزوری۔ ضعف اور مداہنت پر دلالت کرتی تھیں۔ ان کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پسینہ پر اپنا خون بہانا ایک کھیل سمجھتے تھے۔ جنہوں نے نہایت قلیل تعداد سے قریش کے مسلح اور منظم لشکروں کو ہزیمت دی تھی۔ صحابہ کرامؓ پر سخت گراں گذرا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ جیسے پختہ ایمان انسان بھی برداشت نہ کر سکے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کر بیٹھے۔ کہ "کیا آپ اللہ تعالےٰ کے سچے رسول نہیں؟ کیا ہم حق پر نہیں؟" اور آنحضرتؐ کے جواب پر بھی کہ "بے شک میں خدا تعالےٰ کا سچا رسول ہوں۔ اور بے شک ہم حق پر ہیں۔" کامل طور پر مطمئن نہ ہوئے اور جب اس کی تصدیق صدیق اکبرؓ نے فرمائی۔ تو خاموش ہوئے۔

صحابہ کرامؓ کے دلوں پر ایسا اثر تھا۔ کہ جب حبیبِ خدا سرورِ کائنات مطاعِ دوجہاںؐ نے قربانیوں کا حکم دیا۔ تو ٹس سے مس نہ ہوئے، اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود قربانی کے لئے باہر نکلے۔ تو انہیں ہوش آیا۔ پھر اسی دوران میں ابوجندلؓ کا واقعہ ایک جانکاہ وقوعہ تھا۔ کہ صحابہ کرامؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ ابوجندل ایک قریش سردار سہیل کا فرزند جو مذاکرات کے لئے قریش کا نمائندہ بن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صلح کے شرائط طے کرنے میں مصروف تھا۔ پا بزنجیر افتاں و خیزاں مسلمانوں سے فریاد کر رہا تھا۔ کہ اسے ظلم وستم سے بچایا جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معاہدہ کی شرائط کے مطابق جو ابھی لکھی بھی نہیں گئی تھیں۔ ابوجندلؓ کو واپس جانے کی ہدایت فرمائی۔ تو کونسا ایسا بے درد ہو سکتا تھا۔ جس کے دل سے چیخیں نہ نکلتیں۔

ایسا دردناک ماحول تھا۔ دل کا خون جوش کھا کر گلے میں اچھو بن گیا ہوا تھا۔ اور یہ حال تھا کہ ؎

عزم دیدار تو دارد جان برلب آمدہ
باز گردد یا برآید چیست فرمانِ شما

صحابہ کرامؓ سکتہ میں پڑ گئے تھے۔ اور انہوں نے اس کے حکم کو بھی نہ سنا۔ جس کے ایک اشارے پر وہ پہاڑ سے ٹکرا جانا یا آگ میں کود جانا ایک معمولی بات سمجھتے تھے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ کہ بوعلی سینا کے ایک بیان پر اس کے شاگرد نے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی ترجیح دے ڈالی۔ بوعلی سینا اس وقت تو غصہ کو پی گیا۔ مگر بعد میں موسم سرما میں اس شاگرد کو دریا پر لے گیا۔ جس میں برف کے ٹکڑے تیر رہے تھے۔ شاگرد کو کہا۔ کہ اس میں کود جا۔ شاگرد نے کہا کہ یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ تو مجھے موت کے مُنہ میں کود جانے کے لئے کہتا ہے۔ بوعلی سینا نے فرمایا۔ مجھ میں اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں یہی تو فرق ہے۔۔۔ اگر آپ نے صحابہؓ کو حکم دیتے۔ تو تمہاری طرح عقلمندی کا عذر نہ لے بیٹھتے۔ بلکہ ایک ایک کر کے دریا میں چھلانگ مار دیتے۔ یہ صحابہ کرامؓ تھے۔ جنہوں نے "صلح حدیبیہ" کے واقعات سے اتنا اثر لیا۔ کہ جب ان کے آقا نے قربانیوں کے لئے فرمایا۔ تو انہوں نے سنی ان سنی کر دی۔

اس سے اندازہ کیجئے کہ "صلح حدیبیہ" ان کے نزدیک کتنی بڑی شکست تھی۔ مگر واپسی پر یہ افسردہ قافلہ اس طرح بیٹھے ہوئے دلوں اور غم سے بوجھل قدموں کے ساتھ ابھی تھوڑی مسافت طے کر پایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوئی۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا

ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے۔

وہ چیز جس کو اپنے اور بیگانے (قریش تو اس کو یقیناً اپنی فتح عظیم ہی سمجھتے تھے) شکست فاش خیال کرتے تھے۔ اس کو اللہ تعالےٰ نے فتح مبین رکھ دیا۔ کتنی عجیب بات تھی۔ اگر صلح حدیبیہ کے بعد کے واقعات جنہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی خدا تعالےٰ اور اس کا رسول پاکؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سچے تھے۔ آج بھی کسی بڑے سے بڑے جرنیل کے سامنے نہ ہوں۔ اور اس سے پوچھا جائے۔ کہ یہ مسلمانوں کی فتح تھی یا شکست۔ تو یقیناً وہ اس کو کھلی شکست ہی کے نام سے نامزد کرے گا۔ لیکن صلح حدیبیہ کے بعد کے واقعات نے تاریخ اسلام کے صفحہ پر آفتاب کی شعاعوں سے ہمیشہ کے لئے لکھ دیا ہے۔ کہ واقعی

اسلام کی یہ فتح مبین تھی

بات یہ ہے کہ عام دنیاوی انسان کی نگاہیں اپنی حد سے آگے کام نہیں کر سکتیں۔ فوجی عقلمندی کا تقاضا یہی تھا۔ کہ "فتح مکہ" کا اس سے بڑھ کر موقع پھر کبھی نہیں آ سکتا تھا انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے شایاں فتح مکہ کے انداز کچھ اور ہی ہیں۔ انہیں کس طرح معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ آسمان پر فتح کا کیا فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہاں کوئی انتقام پیش نظر نہیں تھا۔ وہاں دشمن کے خون سے زمین کو رنگین بنانا مدعا نہیں تھا۔ وہاں تو اللہ تعالےٰ نے اپنی اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے کلام مجید کی رحمۃ للعالمین کے عظیم مظاہرہ کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ وہاں تو

لا تثریب علیکم الیوم

کا نقش مقدس صفحہ انسانیت پر ثبت کرنا منظور ہو چکا تھا۔ وہاں تو یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ دنیا میں ایسی امن کی فضا قائم کی جائے جس میں "اسلام" کے اصول پنپ سکیں۔ پھیل سکیں۔ اور دلوں اور دماغوں میں رچ سکیں۔ وہاں تو اس ماحول کے مہیا کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ جس میں اسلام اپنی فطرت کا پورا پورا طرح اظہار کر سکے۔ وہ ماحول اس طرح پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ جنگوں کے خیالات اور ہنگامہ آرائیوں سے دل و دماغ فراغت حاصل کریں۔ اور اسلام کی خوبیوں کی طرف متوجہ ہوں۔ ان کے متعلق سوچنے کا وقفہ حاصل کریں۔ ذہن سکون کی حالت میں آئیں۔ تاکہ غور کر سکیں۔ آخر آسمان کا فیصلہ ہی صحیح ثابت ہوا۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جب خدا تعالیٰ کی بات کہ

رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

پوری ہوئی۔ ذہنوں میں باہم جنگ کی وجہ سے جو حسد۔ دشمنی۔ کینہ وری وغیرہ کے تہ بتہ زنگ لگ رہے تھے۔ "صلح حدیبیہ" نے رفتہ رفتہ ان کو صاف کر دیا۔ اور ایسا آئینہ بنا دیا۔ کہ اسلام کے سورج کی شعاعیں ان سے منعکس ہونے لگیں۔ اور عالم عرب ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اسلام کے نوروں سے بھرپور ہو گیا۔ اور پھر وہ نور آفاقِ عالم میں پھیلتے ہی چلے گئے۔ اور مکہ مکرمہ وہ امن کا گھر جو عارضی طور پر کفر کی شورش گاہ اور شرک کا مظاہرہ کدہ بن گیا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ کا گھر اور بمصداق آیت اذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلدا آمنا وارزق اھلہ من الثمرات بلداً امنا بن گیا۔ اور اس کے رہنے والوں کو انہی "ثمرات" سے نوازا گیا۔

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد کیلئے ضروری اعلان

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تربیت واصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مبشر احمد صاحب رفیق بی۔ اے واقف زندگی مرکز کی طرف سے صوبہ سرحد کی مجالس کے احیاء وتنظیم کی غرض سے جولائی کے پہلے ہفتہ میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ میں جملہ مجالس صوبہ سرحد سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وفد سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت میں داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جامعہ نصرت میں فرسٹ ایر آرٹس میں داخلہ ۲۶ رجون بروز ہفتہ سے شروع ہے۔ اور چھ جولائی تک جاری رہے گا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم اور تربیت بھی ہو سکے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ طالبات اپنے جملہ سرٹیفکیٹس ساتھ لائیں۔

(ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

اسلام دنیا کی مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی تنظیم کے اجلاس میں

چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطبۂ صدارت

گزشتہ سے پیوستہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"انما البیع مثل
الربٰوا واحل اللہ
البیع وحرم الربٰوا

پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

وما اتیتم من ربًا
لیربوا فی اموال الناس
فلا یربوا عند اللہ
وما اتیتم من زکوٰۃ
تریدون وجہ اللہ
فاولٰئک ھم المضعفون

یہاں بھی ہمیں یہی کہا گیا ہے کہ مفید اور منفعت بخش اضافہ ربٰوا کے ذریعہ نہیں بلکہ زکوٰۃ کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ زکوٰۃ کا مقصد اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

میں نے ربٰوا کی بجائے سود کا لفظ استعمال کرنے سے گریز کیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں الفاظ ہم معنے نہیں ہیں۔ اگرچہ ہر دو میں بڑی حد تک اشتراک پایا جاتا ہے۔ میں نے ربٰوا کی تشریح و تفصیل بیان کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ اس کی صحیح تعریف میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور کوئی جانچ پڑتال اور تحقیق و تجسس کے بعد اس کے صحیح معنے متعین کئے جاسکتے ہیں۔

میں نے ان امور کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا کافی وقت لے لیا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ میں آپ کو کوئی ایسی بات بتانا چاہتا تھا۔ جو آپ نہیں جانتے بلکہ میری غرض اس سے یہ تھی۔ کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے اصل بنیادی اصولوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں۔ اور اس بات پر زور دوں کہ اس نظام کے اصولوں کا سائنٹفک طریقے سے جائزہ لے لیا جائے۔ تاکہ جلد سے جلد کوئی ایسا مربوط نظام قائم ہو سکے۔ جو ہماری تمام ضروریات کے لئے کافی ہو۔

جب تک ہم خود کسی نظام کے اصولوں اور اس کی تفصیلات سے کما حقہ آگاہ نہ ہوں۔

اور اس پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ اس وقت تک ہم محض اسکو کافی سمجھنے اور اس کو برتر کہتے رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تنظیم اپنی دوسری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی اقتصادی نظام کی تحقیق و تفتیش اور جانچ پڑتال کی طرف توجہ دے گی۔

ہم جانتے ہیں کہ دنیا کے بڑے حصے میں بعض ایسے اقتصادی نظام جڑ پکڑ چکے ہیں کہ ان میں کسی قسم کی بڑی تبدیلی یا ترمیم کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ مثلاً موجودہ زمانے میں بنک کا کاروبار زیادہ تر سود پر چلتا ہے۔ اور بعض قسم کے بیموں میں محض اتفاق کا عنصر غالب حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے جوئے کی ممانعت کی ہے۔ لیکن کئی اس قسم کے بیمے ہیں۔ جن سے جوئے کا عنصر بڑی آسانی سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ ان سب باتوں کے لئے ہمیں گہرے مطالعہ تحقیق چھان بین اور محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں اس کی وجہ سے ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ اگر ہمیں یقین ہے کہ یہ راستہ ہمارے لئے مفید ہے۔ تو ہمیں اس راستہ پر چلنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کسی ایسے راستہ پر نہ چلیں جو تباہی اور بربادی کا راستہ ہے۔

اسلام اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ عادات و اطوار رسم و رواج۔ پرانے قائم شدہ نظام اور نظریئے بدل دینا یا ان میں ترمیم کرنا آسان کام نہیں۔ لیکن اسلام کے ظہور کا مقصد یہی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہی کام کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یامرھم بالمعروف
وینھٰھم عن المنکر
ویحل لھم الطیبٰت و
یحرم علیھم الخبائث
ویضع عنھم اصرھم
والاغلال التی کانت
علیھم۔

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں برائیوں سے روکتے ہیں۔ تمام پاک اور طیب چیزوں کے استعمال اور صحت مند رجحانات اختیار کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور ناپاک اور نقصان دہ کاموں سے روکتے ہیں۔ اور رسم و رواج اور معاشرے کی دوسری خرابیوں کے بوجھوں سے نجات دیتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال ہی معاشرے کی بہبود کے لئے مفید ہے اور ان نعمتوں کے غلط استعمال سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

واذ تاذن ربکم
لئن شکرتم لازیدنکم
ولئن کفرتم ان عذابی
لشدید

یہ ایک قانون ہے وعدہ بھی اور تنبیہ بھی آیئے ہم اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی پوری کوشش اس میں صرف کردیں۔ اور ان نعمتوں کے غلط استعمال سے خود بھی بچیں۔ اور بنی نوع انسان کو بھی ان نعمتوں کے غلط استعمال سے پیدا ہونے والی تباہی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ ان امور کے گہرے مطالعہ اور ان اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے کام کی چھان بین کے ذریعے ہم اپنی اقتصادی ترقی کے اس مرحلے پر معاشرے کی بیش بہا خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ دوسرے نظام بڑی تیزی سے ناکام اور نقصان رساں ثابت ہوتے جارہے ہیں ..... ایک مفید اور بنی نوع انسان کا ہمدرد نظام بہت جلد ان کی جگہ لینے والا ہے۔

یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نظام کا ایک خاکہ تیار کریں۔ تاکہ اس کے مطابق ایک مفید اور اقتصادی ڈھانچہ تیار کیا جاسکے۔

اللہ تعالےٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ہر قدم پر اللہ تعالےٰ آپکا حافظ و ناصر ہو

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع انشاءاللہ تعالےٰ حسب سابق اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ معین تاریخوں کا عنقریب اعلان کردیا جائے گا۔ لیکن بعض ایسے امور ہیں جن کی طرف ابھی توجہ دینی ضروری ہے مثلاً

(۱) چندہ سالانہ اجتماع۔ اس کی ابھی سے مقررہ شرح کے مطابق وصولی ضروری ہے۔ تاکہ مقررہ وقت تک روپیہ جمع ہو جائے۔ اور منتظمین سہولت سے اپنا کام کرسکیں۔

(۲) بجٹ کی تیاری۔ چونکہ ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگا۔ اس لئے یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک کا بجٹ اجتماع کے موقعہ پر پیش ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جملہ مجالس اپنے بجٹ ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں۔ تاکہ مجموعی بجٹ تیار ہوسکے۔ بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے جارہے ہیں۔

(۳) امسال انشاءاللہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی ہوگا۔ جس کے لئے مفصل اعلان عنقریب جاری کیا جائے گا۔ مجالس کو اس بارہ میں تیار رہنا چاہیئے۔ اور جب اعلان پہونچے فوری طور پر اس کے مطابق عمل کرکے رپورٹ کریں۔ یہ تینوں امور نہایت ضروری ہیں:

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ الفرقان نصف قیمت پر

طلباء کے لئے خاص رعائت

رسالہ الفرقان اپنے موضوع کے لحاظ سے قرآن مجید کے مطالب اور معانی بیان کرتا ہے اس میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ سے ہمیں کچھ رقم ملی ہے۔ ہماری تجویز ہے۔ کہ ہم ایسے ایک سو خریداروں کو رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے نصف قیمت پر جاری کردیں۔ جو نصف چندہ یعنے اڑھائی روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے۔ یاد رہے کہ پہلی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ کالجوں کے طالب علموں کے لئے خاص موقعہ ہے۔ موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ احباب اپنے دوستوں کے نام بھی رسالہ جاری کرواسکتے ہیں۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

غلام احمد پرویز اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

(۱)

ذیل کا مضمون ہم ہفت روزہ چٹان لاہور کے تازہ ترین شمارہ سے نقل کر رہے ہیں۔ جو ادارہ طلوع اسلام کراچی کے ایک رکن جناب عمر احمد صاحب عثمانی نے تحریر کیا ہے۔ کئی باتوں سے اختلاف کے باوجود عثمانی صاحب کا مضمون بعض ایسے حقائق بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جن سے ہمارے قارئین مستفید ہو سکتے ہیں۔

محترم مدیر چٹان۔ السلام علیکم

ایک دوست کی وساطت سے آپ کے مؤقر جریدہ چٹان (بابت ۲۰ جون ۱۹۵۴ء) کے دو تراشے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مقالہ کا عنوان ہے "غلام احمد پرویز اور ابوالاعلیٰ مودودی" اور دوسرے شذرہ میں طلوع اسلام (بابت جون ۱۹۵۴ء) کے لمعات پر تنقید کی گئی ہے۔ ان مضامین میں آپ نے براہِ راست محترم پرویز صاحب کو مخاطب کیا ہے۔ اور انہی سے جواب طلب کیا ہے۔ لیکن آپ کا یہ تخاطب بعض ایسی غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ جن کی وضاحت کے بعد ان پر اٹھائی ہوئی عمارت کا رخ بدل جاتا ہے۔ اور (بجز ان امور کے جن کا تعلق خصوصی طور پر پرویز صاحب کی ذات سے ہے) جواب دہی کی ذمہ داری ان پر نہیں بلکہ طلوع اسلام پر عائد ہو جاتی ہے۔ مثلاً

(ا) آپ نے اپنے شذرہ کی ابتدا ان الفاظ سے کی ہے۔ "محترم غلام احمد پرویز مدیر طلوعِ اسلام کراچی نے جون کے الشرع میں لمعات کے زیر عنوان ملک کی سیاسی خرابیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل علاج تجویز کیا ہے۔" گذارش یہ ہے۔ کہ محترم پرویز صاحب طلوع اسلام کے مدیر نہیں۔ اور نہ کبھی تھے۔ لہذا اس شذرہ میں آپ نے جو کچھ انہیں مخاطب کر کے لکھا ہے۔ اس کا تخاطب مدیر طلوع اسلام سے ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ ان سے

(ب) آپ نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے۔ "غالباً ایک برس ہوتا ہے۔ آپ (پرویز صاحب) نے ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد ادارۂ طلوعِ اسلام کی باقاعدہ اور باضابطہ نیو رکھی"

یہ بھی صحیح نہیں۔ پرویز صاحب ابھی تک ملازمت سے سبکدوش نہیں ہوئے۔

(ج) پھر آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "حال ہی میں ان کی (پرویز صاحب کی) ایک تصنیف کا اشتہار نظر سے گذرا۔ نام ہے "مزاج شناس رسول" یہ بھی صحیح نہیں ہے "مزاج شناس رسول" پرویز صاحب کی کتاب نہیں۔ اس حقیقت کی وضاحت کے بعد کہ آپ نے اپنے مضامین میں جن باتوں کو محترم پرویز صاحب کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے۔ ان کی نسبت طلوعِ اسلام کی طرف ہونی چاہیئے تھی۔ ان میں سے بعض ضروری امور کا جواب عرض خدمت ہے

آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ تقسیم ہند سے پہلے تحریک پاکستان کے دوران میں طلوعِ اسلام کا مسلک منفیانہ تھا۔ اور اس کا سارا زور مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حسین احمدؒ مدنی کی مخالفت میں صرف ہوتا تھا۔ اور اس طرزِ عمل کا فائدہ بالواسطہ اور بلاواسطہ انگریزی حکومت کو ہی پہنچتا رہا۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ طلوعِ اسلام نہ صرف مولانا آزاد اور مولانا مدنی ہی کی مخالفت کرتا رہا۔ بلکہ ان تمام نیشنلسٹ علماء کی مخالفت میں مسلسل مصروف تگ و تاز رہا۔ جو تحریک پاکستان کے خلاف تھے۔ اور ایسا کرنے میں وہ کسی کی شخصیت سے مرعوب نہیں ہوا۔ اس کے اس منفیانہ طرزِ عمل کا سب سے بڑا مثبت نتیجہ پاکستان کی شکل میں دنیا کے سامنے ہے۔ آج ہر وہ شخص جو سمجھتا ہے۔ کہ پاکستان کا بن جانا مسلمانانِ پاکستان کے لئے خدا کی رحمت ہے۔ طلوعِ اسلام کی اس خدمت کا دل سے مداح ہے اور معترف ہے۔ کہ اسکی یہ مخالفت کس قدر حق و صداقت پر مبنی تھی۔ وہ جانتا ہے کہ اگر طلوعِ اسلام ایسا نہ کرتا۔ تو آج پاکستان کے سات کروڑ مسلمان کس طرح ہندوؤں کی غلامی میں جکڑے ہوتے۔ البتہ جو شخص خود پاکستان کے وجود کو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہے۔ وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے۔ کہ طلوعِ اسلام نے بہت برا کیا جو مولانا آزاد اور مولانا مدنی کی اس طرح مخالفت کی۔ نہ یہ ان کی مخالفت کرتا اور نہ پاکستان وجود میں آتا۔ اسی طرح یہ بات بھی کہ طلوعِ اسلام کے اس طرزِ عمل کا فائدہ انگریز کو پہنچا۔ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہو۔ کہ پاکستان انگریز کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے۔ نیز اگر صورت واقعہ وہی ہے۔ جو آپ نے ارشاد فرمائی ہے۔ کہ (مولانا مدنی وغیرہ کی مخالفت مستحسن نہیں تھی اور اس کا فائدہ انگریز کو پہنچا) تو علامہ اقبال کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جنہوں نے مولانا حسین احمدؒ (اور ان کے ہمنوا علماء) کے خلاف وہ کچھ لکھا۔ جو قیامت تک جریدۂ عالم پر ثبت رہے گا۔

اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جس طرح طلوع اسلام پہلے مولانا آزاد اور مولانا مدنی کی مخالفت کرتا رہا۔ اسی طرح وہ تشکیل پاکستان کے بعد پاکستان کی سب سے مؤثر دینی شخصیت سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی مخالفت پر کمربستہ ہے۔ یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح کہ جس طرح طلوعِ اسلام تشکیل پاکستان سے پہلے نیشنلسٹ علماء کو نظریۂ پاکستان کا دشمن ہونے کی وجہ سے ان کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ (اور ان میں خود مودودی صاحب بھی شامل تھے کیونکہ وہ بھی نظریۂ پاکستان کے مخالف تھے) اسی طرح وہ اب مودودی صاحب کو پاکستان کے استحکام اور خود اسلام کے لئے سخت خطرہ کا موجب سمجھتا ہے۔ اور پاکستان اور مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں آنے والی تباہی سے بچانا اپنا اولین فریضہ قرار دیتا ہے۔ شخصیتوں سے مرعوب ہو جانے والے حضرات تقسیم ہند سے پہلے بھی اس بات پر چیں بجبیں ہوتے تھے۔ کہ طلوعِ اسلام ان علماء کی مخالفت کیوں کرتا ہے۔ جن کی عقیدت ان کے دل میں ہے۔ لیکن بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ اسکی مخالفت نے مسلمانوں کو کتنی بڑی تباہی سے بچا لیا۔ اسی طرح پراپیگنڈا سے متاثر ہو جانے والے حضرات اب مودودی صاحب کی مخالفت پر ترش ابرو ہیں۔ لیکن (بتوفیق خداوندی) واقعات اب بھی بتا دیں گے۔ کہ طلوعِ اسلام کی یہ مخالفت مسلمانوں کو کتنے بڑے طوفانِ بلا سے بچانے کا سبب بنی ہے۔ یہ اس لئے کہ طلوعِ اسلام ہر واقعہ کو قرآن کی بخشی ہوئی بصیرت کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ اور اسی کے دیئے ہوئے معیار کے مطابق موافقت اور مخالفت کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس کی نہ کسی سے مخالفت ذاتی عناد پر مبنی ہوتی ہے۔ نہ موافقت کسی کی رعایت کی بنا پر۔ وہ جسے قرآن کی روشنی میں غلطی پر سمجھتا ہے۔ اس کی مخالفت کرتا ہے اور جسے حق پر سمجھتا ہے۔ اس کی موافقت کرتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ "ہندوستان میں اس کے روگ کا نام ابوالکلام تھا۔ اور پاکستان میں اس کی بیماری کا نام ابوالاعلیٰ مودودی ہے"۔ اس لئے کہ طلوع اسلام فی الواقعہ انہیں جسد ملت کے لئے روگ سمجھتا تھا۔ اور انہیں پاکستان اور قلب اسلام کے لئے خطرناک بیماری سمجھتا ہے۔ اور اسے امید ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس روگ سے نجات دلائی تھی۔ وہ انہیں اس بیماری سے بھی محفوظ رکھے گا۔ وباللہ التوفیق۔

آپ نے مودودی صاحب کو "پاکستان کی سب سے مؤثر دینی شخصیت" قرار دیا ہے۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ کسی کے متعلق جو عقیدہ چاہے رکھے۔ لیکن اس عقیدت مندی کے بعد آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو گا۔ کہ وہ کس طرح پاکستان اور اسلام کے لئے خطرناک بیماری ہیں۔ (جس طرح مولانا آزاد اور مولانا مدنی کی عقیدت مندی آپ کو آج بھی یہ باور کرنے پر آمادہ نہیں کرتی۔ کہ ان کا مسلک فی الواقعہ مسلمانوں کو تباہی کی طرف لے جانے والا تھا) ہمارے لئے یہ بتا دینا کچھ مشکل نہ تھا۔ کہ وہ کس طرح پاکستان اور مسلمانوں کے لئے ایک مہیب خطرہ ہیں۔ اگر آپ اصل حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے زیادہ نہیں صرف اسی ایک کتاب (مزاج شناس رسول) کا دیکھ لینا کافی ہو جاتا۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ آپ نے اس کتاب کو دیکھنے سے پہلے ہی اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اب شاید آپ کو اس میں سے بھی اصل حقیقت نظر نہیں آ سکے گی۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ جس طرح مولانا آزاد وغیرہ کی مخالفت درحقیقت انگریز کی حمایت تھی۔ اسی طرح مودودی صاحب کی مخالفت سے موجودہ برسر اقتدار طبقہ کی اعانت مقصود ہے۔ ہم عرض کر چکے ہیں۔ کہ پاکستان کی تشکیل نے بتا دیا۔ کہ مولانا آزاد کی مخالفت انگریز کی حمایت نہیں تھی۔ بلکہ مسلمانوں کی حمایت تھی۔ اسی طرح واقعات یہ بھی بتا دیں گے۔ کہ مودودی صاحب کی مخالفت برسرِ اقتدار طبقہ کی اعانت نہیں۔ بلکہ پاکستان اور مسلمانوں کی اعانت ہے۔ طلوع اسلام نے اس چھ سات سال کے عرصہ میں جو کچھ برسرِ اقتدار طبقہ کے متعلق لکھا ہے۔ اگر آپ نے اسے ایک نظر دیکھ لیا ہوتا۔ تو شاید آپ اسے یہ طعن نہ دیتے۔ انگریز کے زمانہ میں ہمارے کانگرسی قومیت پرستوں کی یہ عادت تھی۔ کہ جونہی کسی نے ان کے خلاف کچھ لکھا۔ انہوں نے جھٹ سے اس پر "ٹوڈی" اور انگریز پرست کا لیبل لگا دیا۔ اور تو اور وہ نظریہ پاکستان ہی کو انگریز کا عطا کردہ قصور قرار دیا کرتے تھے۔ اب یہی حربہ جماعت اسلامی نے اختیار کر رکھا ہے۔ جونہی کسی نے ان کے خلاف کچھ کہا۔ انہوں نے جھٹ سے کہہ دیا۔ کہ یہ حکومت کا ایجنٹ ہے۔ چونکہ طلوعِ اسلام ان کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ اس لئے اس کے متعلق تو انہوں نے مشہور ہی یہ کر رکھا ہے۔ کہ یہ حکومت کا پرچہ ہے۔ اس لیبل کے بعد اس کی تردید میں اور کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ آپ غور فرمائیے۔ کہ صحیح اور غلط پرکھنے کا یہ معیار کس قدر افسوسناک ہے۔

(باقی)

جو انتشار پسند ملک کے استحکام کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہوں اُن پر مقدمہ چلایا جانا چاہیئے (مسٹر انور علی)

ڈی۔ آئی۔ جی نے تجویز کیا تھا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری پر کسی قسم کی پابندی ضروری ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ !

(گذشتہ سے پیوستہ)

ماسٹر تاج الدین دوسرے دن: ۔ معارکہ جنگ کا شوشہ مرزائیوں نے کھڑا کیا۔ برطانوی راج میں بھی دفعہ ۱۴۴ کا اطلاق مسجدوں پر نہیں ہوتا تھا۔ اگر حکومت ان لوگوں کو اقلیت قرار دینے میں پس و پیش کرتی ہے۔ تو ان کا معاشرتی اور اقتصادی طور پر بائیکاٹ کر دیا جائے۔ ویکسن ۱۰ سیر ۴ چھٹانک گولہ بارود ربوہ میں درآمد کیا گیا (اطلاع کتنی تفصیلی ہے)

حافظ محمد سعید گوجرانوالہ: میں دو کانوں پر مرزائیوں کے لئے الگ برتن رکھے گئے تھے (جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کریں)

مولوی محمد علی جالندھری: مرزائی زندیق ہیں اور انہیں سزائے موت دینی چاہیئے۔ ہر مسلمان کو مرزا غلام احمد کے نام کے ساتھ کذاب کا لفظ لگانا چاہیئے۔

حکیم فضل کریم: مرزا شریف انسان نہیں تھا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری: مرزا نے کہا کہ وہ خدا سے حاملہ ہو گئے تھے۔ ان کا خدا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۶ کے تحت قابل گرفت تھا۔

۲۱ نومبر کو ایس پی سی۔ آئی۔ ڈی نے رپورٹ کی۔ کہ اس وقت مولوی محمد علی جالندھری پر مقدمہ چلایا جائے یا انہیں گرفتار کیا جائے۔ یہ جالندھری کے لئے عزت کا مقام تھا۔ کیونکہ تقریریں اچھی تھیں۔ اور انتخاب کرنا مشکل تھا۔ لیکن انتخاب جسکم پر کیا گیا۔ اور قانون کو فراموش کر دیا گیا۔ تاہم ڈی۔ آئی۔ جی نے ۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو لکھا۔ کہ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ کراچی سے واپسی پر بحث کرنے کے بعد فیصلہ کریں گے۔ کہ ڈی۔ آئی۔ جی یر انکسا لے اور مذہبی تقریروں سے کس طرح نپٹا جائے۔

لائلپور کی تقریریں

(ب) ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو لائلپور کنونشن۔

سمندری ۲۸ ستمبر۔ صاحبزادہ فیض الحسن: مرزا صاحب اخلاقی طور پر پست تھے۔ اور ان پر غنڈہ ایکٹ کے تحت مقدمہ چلنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے نبی کی بیٹی کی عزت پر حملہ کیا تھا۔ اور وہ اور ظفر اللہ غنڈے ہیں۔

شیخ حسام الدین: ظفر اللہ خبیث ہے (اس لفظ کا مطلب ہے شریر اور گندا اور ناپاک) ان پر مقدمہ چلنا چاہیئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ملکہ وکٹوریا کے متعلق اپنی پسندیدہ کہانی بیان کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ مرزائی بھنگ شاہی اور بھوٹے کے ہوائی جہازوں کے ذمہ دار ہیں ان تقریروں پر ڈی۔ آئی۔ جی نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو تجویز کیا۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر کسی قسم کی پابندی ضروری ہے۔ انہیں کسی ایک ضلع میں پابند کر دیا جائے۔ تقریریں قوم میں بدعنوانی پیدا کر رہی ہیں۔ ہوم سیکرٹری نے کہا کہ وقت آچکا ہے۔ جب کہ حکومت کو ساری صورت حال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ تقریروں کا لب و لہجہ بہت زیادہ شر انگیز تھا بحث کے لئے ایک اجلاس کی تجویز کی گئی۔

(ج) ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو گلو شاہ کے میلے (سیالکوٹ) پر تقریریں۔

مولوی بشیر احمد اور قاضی منظور احمد نے کہا کہ مرزا غلام احمد جھوٹے اور دجال ہیں۔ اور انہوں نے احمدیوں کے بائیکاٹ پر زور دیا۔ قاضی منظور احمد نے کہا۔ اگر مسٹر دولتانہ مرزا صاحب کی مدد کو آئے۔ تو انہیں جوتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اگر مرزا غلام احمد نے کہا ہو۔ کہ انہوں نے اپنا سر خواجہ ناظم الدین کی بیٹی کے گھٹنوں پر رکھا ہے۔ تو آپ دیکھئے کیا ہو سکتا ہے۔ یہ اشارہ مرزا غلام احمد صاحب کی اس وحی کی طرف ہے۔ کہ انہوں نے اپنا سر کسی کی بیٹی کی گود میں دیکھا ہے لیکن اس کے بارے میں کہا گیا تھا۔ کہ انہوں نے اسی طرح کہا ہے۔ کہ جس طرح کوئی اپنی ماں کے بارے میں کہتا ہے۔

۱۷ اکتوبر کی تقریریں

مولوی بشیر احمد نے ۱۹۳۶ء کی ایک کہانی بیان کی۔ جب ایک شخص ڈاکٹر احسان علی نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ایک سالی سے زنا بالجبر کیا تھا۔ جنہوں نے اسے اس لڑکی سے دس جوتے لگوانے کی سزا دلوائی تھی۔ محبوبہ کے جوتے اس پر پھولوں کی طرح پڑے۔ اسلام زنا کے لئے سنگسار کی سزا تجویز کرتا ہے

(حذف شدہ) ۔۔۔۔۔۔ خاندان کی عورت سے کیا جا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ مولوی کرامت علی نے کہا: ۔

مرزا غلام احمد کہتے ہیں۔ "اسے سوؤ اٹھو اور نماز پڑھو" یہ ان کے طور طریقے ہیں۔ اگر خواجہ ناظم الدین سُنی ہیں۔ پھر بھی رنڈیوں کی اولاد ہیں۔ اور مرزا غلام احمد کہتے ہیں۔ ان کی عورتیں کتیاں ہیں

اس اجلاس میں جو ایک قرارداد منظور ہوئی۔ وہ مندرجہ ذیل سے متعلقہ تھی۔ اس اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دیں۔ کیونکہ وہ مرتد ہیں۔ اور اسلام کے مطابق مرتد کی سزا موت ہے۔

انہیں موت کے گھاٹ اتارنا اسلام میں کوئی جرم نہیں ہے۔ اور یہ مسلمانوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ ان کی جان اور مال کی حفاظت کی جائے۔ ایک مرتد کی زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہے۔ کہ جب کہ یہاں اسلامی ریاست ہو۔

۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ایماء پر حکومت سے کہا تھا۔ کہ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کی پالیسی مراسلے کے مطابق جس میں مندرجہ بالا تینوں مقررین پر مقدمہ چلانے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ ایس۔ پی سی۔ آئی۔ ڈی مسٹر نذیر احمد کے علم میں آیا کہ بشیر احمد احمدیوں کے خلاف زبردست کارکن ہیں۔ اور بشیر احمد سخت متعصب احراری ہونے کے علاوہ پسرور کی جامع مسجد کا خطیب اور مقامی مجلس احرار کا صدر رہا ہے۔

تین روز بعد ۲۱/۱۱/۵۲ کو مسٹر نذیر احمد نے نوٹ کیا۔ کہ ان لوگوں پر مقدمہ سیالکوٹ میں بدتمیزی بپا کر دے گا۔ لیکن مسٹر انور علی نے کہا۔ کہ ہمیں ان انتشار پسندوں پر مقدمہ چلانے میں کوئی موقع ہاتھ سے نہیں گنوانا چاہیئے۔ جو اس موقع پر ملک کے استحکام کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کریں۔

۳۰ اکتوبر کو میلہ گلو شاہ سیالکوٹ میں مولوی بشیر احمد قاضی منظور احمد اور مولوی کرامت علی کی قابل اعتراض تقریروں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے حکومت سے کارروائی کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن اس معاملے کو وزیر اعلیٰ اور ان کے افسروں کی ۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کی کانفرنس تک ملتوی رکھا گیا۔ اس کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ کوئی تقریر اگر عام قانون کے مطابق قابل اعتراض ہو۔ تو قانونی کارروائی کی جائے۔ ۳ جنوری ۱۹۵۳ء کو مسٹر نذیر احمد نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے مکمل طور پر اپنی ذمہ داری پر لکھا۔ کہ ان کا خیال ہے۔ کہ تینوں مولوی بہت معمولی آدمی ہیں اور اگر ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ تو اس سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلے گا ہمارے خیال میں یہ کارروائی ایسی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور جو بہت قابل اعتراض ہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے اس افسر نے شاید یہ محسوس کیا۔ کہ جب اس کی حکومت نے قانون شکنی کرنے والے متعدد لوگوں کے ساتھ رحمدلانہ سلوک کیا ہے۔ تو اس نے چند دیگر افراد سے ایسا ہی سلوک کر لیا۔ تو اس میں کیا مضائقہ ہو سکتا ہے۔

(ح) سیالکوٹ کنونشن منعقدہ ۹ و ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء۔ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ خواجہ ناظم الدین "اللہ کے ولی" ہیں۔ لیکن کھانے کا معاملہ ایک مختلف سوال ہے۔ بعض پہلوانوں کا صرف یہ کام ہوتا ہے کہ وہ کھایا کریں۔ وہ ایک مرغ کھائیں یا دو یا بیس تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

صاحبزادہ فیض الحسن نے کہا: ۔ میں مرزا صاحب کو کذاب اور دجال کہوں گا۔ انہوں نے ان لوگوں کو کنجری کی اولاد کہا تھا۔ جو انہیں نہیں مانتے تھے۔ خواجہ ناظم الدین اور مسٹر دولتانہ بھی زمرے میں آتے ہیں۔

مولانا داؤد غزنوی نے کہا: ۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی مساعی کی وجہ سے قادیان اور ننکانہ "کھلا شہر" قرار دیئے جانے والے تھے۔ ایک احمدیوں کو ملتا۔ اور دوسرا سکھوں کو۔ اس پر ہمارے احمق وزراء کے صرف دستخط باقی تھے۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے کہا: ۔ وقت آ رہا ہے کہ ظفر اللہ کا قد رکھنے والے وزیر خارجہ پاکستان منتقل

اور ظفر اللہ دونوں غیر مسلم ہیں۔ دونوں کو قائد اعظم نے منتخب کیا تھا۔ منڈل بھاگ گیا ہے اور معلوم نہیں ظفر اللہ کب بھاگے گا۔ ظفر اللہ نے خود کہا ہے کہ انہوں نے اگر استعفےٰ دیدیا تو وہ پاکستان چھوڑ دیں گے۔ انہیں یہاں سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ ان پر مقدمہ چلانا چاہیئے۔

شیخ حسام الدین نے کہا:۔ انگریزوں نے مرزائیوں کے قدم اس لئے جمائے تھے کہ جہاد کو ممنوع قرار دلایا جاسکے۔ وہ انگریزوں کے جاسوس تھے۔ وہ احمدی افسروں کو جن میں سے ایک میجر تھا اور ایک لفٹنٹ کرنل اٹک کے قریب ناجائز طور پر اسلحہ لے جاتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ پھر بھی گورمانی اور دولتانہ نے مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد کی بات سچی نہیں مانی جب انہوں نے کہا کہ مرزائی اسلحہ ربوہ لے جا رہے ہیں

(۷) شجاع آباد کی کانفرنس منعقدہ ۱۹ و ۲۰ر نومبر ۵۲ء میں ہزارہ کے مولوی غلام غوث نے کہا:۔ مرزا غلام احمد اپنی ٹانگیں اور رانیں عورتوں سے دبوایا کرتے تھے۔ اور ان میں سے ایک بھانو بھی تھی۔ وہ عریاں عورتوں کو دیکھا کرتے تھے۔ اور ان کے لڑکے نے تسلیم کیا ہے کہ وہ شراب استعمال کرتے تھے (انہیں بھانو کی خاص طور پر کیوں فکر ہے)

مولوی محمد علی جالندھری نے کہا:۔ مرزا غلام احمد اپنی والدہ کے لاڈلے تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ الو کی اولاد تھے۔ ملک کی بدقسمتی ہے کہ خواجہ ناظم الدین اس کے وزیر اعظم ہیں۔ لیکن ان کی والدہ کی خوش قسمتی ہے کہ ان کا بیٹا وزیر اعظم ہوگیا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا:۔ مرزا بشیر احمد کے والد کی وفات پاخانے میں ہوئی اور میرے والد کی اپنے گھر میں ہوئی۔ پاخانے میں جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دوسری طرف سے قے کی۔ ملکہ وکٹوریہ......... (وہی پرانی کہانی) مرزا صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ عورت ہیں۔ اور اللہ نے ان کے ساتھ مجامعت کی۔ وہ دس مہینے تک حاملہ رہے۔ اس کے بعد درد ہوا۔ انہوں نے ایک پیڑ پکڑ لیا۔ اور وہ پیدا ہوئے....... وہ دن میں بار بار پیشاب کرتے تھے

ڈی۔ آئی جی کا مشورہ

ان تقریروں کی ایک رپورٹ پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے ۸ر دسمبر ۵۲ء کو لکھا۔ کہ مناسب طریق کار یہ ہوگا کہ ان دونوں (احمدیوں پر بھی) مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن مرکزی حکومت چونکہ احرار کے متعلق اپنے رویہ کی تشریح سے انکار کرتی ہے۔ اور حکومت پنجاب یکطرفہ کارروائی نہیں کرسکتی۔ اسلئے انہوں نے صرف تنبیہ کا مشورہ دیا۔

ہمیں واقعی تعجب ہے۔ امن وامان کے معاملے میں دوطرفہ کارروائی کیسے ہوسکتی تھی۔

(۱) سے (۷) تک کے معاملات کے علاوہ ۴ر دسمبر کی کانفرنس میں حسب ذیل فائلیں بھی پیش کی گئیں۔

(۱) کیمبل پور کے مولوی عبد الحنان کی تقریر کے متعلق فائل جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مرزائی واجب القتل ہیں اور خواجہ ناظم الدین کافر مرتد، احمق اور جاہل ہیں۔

(۲) "اکتوبر ۱۹۵۲ء میں احمدیوں کی جانب سے شائع کیا ہوا پوسٹر "ذرا سوچیں تو ختم نبوت کا منکر کون ہے۔" جس کا مفہوم یہ تھا کہ آپ کا ختم نبوت پر عقیدہ کیسے ہوسکتا ہے اگر آپ یہ مانتے ہوں کہ ایک دن حضرت عیسےٰ اتریں گے" ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے مقدمہ چلانے کی سفارش کی۔ لیکن ایس پی (سی۔ آئی۔ ڈی) اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے اتفاق نہیں کیا۔ انسپکٹر جنرل کی یہی رائے تھی اور انہوں نے کہا کہ احمدیوں سے کہہ دینا چاہیئے کہ ان کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ تنازع کو دعوت نہ دیں۔

۴ر دسمبر کا فیصلہ

ہمیں نہیں معلوم کہ ان معاملات کے متعلق کیا زاویہ نظر اختیار کیا گیا۔ ہمیں اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ ایک ایسی کانفرنس میں جس کی صدارت امن وامان کے انچارج وزیر نے کی تھی۔ اور جس میں حکومت کے انتہائی ذمہ دار افسر شریک ہوئے تھے.... اس سوال پر سب سے پہلے غور کیا گیا ہوگا۔ کہ احرار نے اپنی یقین دہانیاں پوری نہیں کیں ہمیں پورا یقین ہے کہ ان سب کو ہماری طرح یقین کامل رہا ہوگا۔ کہ ہم نے جن تقریروں کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں عام قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور اس میں ہم پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۳ بھی شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ اسکے تحت عام طریق کار کے مطابق مقدمہ چلانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر فیصلہ صرف یہی کرنا تھا کہ جن تقریروں میں قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ان کے سلسلے میں مقدمے چلائے جائیں۔ لیکن مزید کارروائی ضروری نہیں ہے۔ تو وہ کونسا ایسا خاص معاملہ تھا۔ جس پر بحث کی ضرورت تھی۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۲ء تک تمام قانون پر بھی عمل نہیں کیا جا رہا تھا۔ اس کا یا تو یہی مطلب ہے یا یہ مطلب ہے کہ درحقیقت کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

لیکن اس تاریخ کے بعد بھی عام قانون معطل رہا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ مسٹر نذیر احمد۔ ایس پی (سی آئی ڈی) نے میلہ گلو شاہ کے سلسلے میں اسے معطل کر دیا تھا۔ انہوں نے آغاز اس دلیل سے کیا کہ تقریر کرنیوالے اتنے معمولی آدمی ہیں کہ ان پر مقدمہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام معاملات میں ان دو میں سے ایک صورت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ مجرم یا تو اہم آدمی ہوگا۔ جس پر مقدمہ چلانے سے مزید جوش وخروش پیدا ہوگا یا وہ معمولی آدمی ہوگا جس کو حقارت کی نظر سے بھی دیکھنا چاہیئے اور مسٹر نذیر احمد نے ان دونوں کو شامل کر لیا تھا انہوں نے دیکھا کہ گوجرانوالہ کے مقدمے اسی لئے واپس لے لئے گئے تھے کہ لوگوں میں جوش وخروش پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن بھیرا کے راگرا کا "مست قلندر" جس میں بانی احمدیت کو گالی دی گئی تھی۔ اور ان کی اہانت آمیز نکتہ چینی کی گئی تھی۔ اس لئے نظر انداز کر دیا گیا کہ مصنف پر مقدمہ چلایا گیا تو ممکن ہے کہ وہ شہرت حاصل کرے۔

حکومت نے احرار سے یقین دہانی حاصل کی تھی کہ وہ احمدیوں کے جان ومال اور عزت کی حفاظت کرے گی۔ خود حکومت نے احمدیوں کی اجتماعی مذہبی عزت اور ان کے فرقے کے بعض اہم افراد کی عزت کی پروا نہیں کی۔ اس نے وزیر اعظم کے عہدے کے وقار کی بھی کوئی پروا نہیں

۱۲ نومبر کا آزاد

ہم کہہ چکے ہیں کہ ۴ر دسمبر ۵۲ء کے بعد عام قانون معطل رہا۔ مثلاً ۱۲ر نومبر کے آزاد نے (جو احرار کا ترجمان تھا اور جس کے مدیر ماسٹر تاج الدین تھے۔) اپنے اداریہ میں شرافت کی روایات میں حسب ذیل "اضافہ" کیا۔

اس ملک میں کب تب ہمارے کان زانی، شرابی، غنڈے، بدمعاش، جعلساز جھوٹے اور دجال کے لئے نبی، مسیح موعود احمد اور محمد کے نام سنتے رہیں گے اور کب تک باعصمت اور طاہر امہات المومنین شرم سے اپنی قبروں میں کروٹیں لیتی رہیں گی۔ کیونکہ ان سے ایک ایسی عورت کو مماثل قرار دیا جاتا ہے۔ جو انسانیت کے لئے باعث توہین ہے۔

(اشارہ بظاہر مرزا غلام احمد اور ان کی اہلیہ کی طرف ہے) (باقی)

فلپائن میں زبردست زلزلہ سے کئی آدمی ہلاک ہو گئے

لوزان ۲ر جولائی: آج فلپائن میں زبردست زلزلہ آیا جنوبی لوزان کے ایک شہر میں زلزلہ کی وجہ سے سات آدمی ہلاک اور چودہ زخمی ہو گئے۔ شہر کی بیشتر عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ متاثرہ علاقے میں زبردست چٹانیں ٹوٹ کر گر پڑیں جن سے ٹیلیفون اور تار کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ اس زلزلہ کا اثر فلپائن کے بڑے جزیرہ لوزان کے جنوبی حصے سے لیکر وسطی فلپائن تک چودہ سو میل کے علاقہ میں ہوا ہے۔

بسوں میں پولیس کے سپاہی مقرر کر دیئے گئے

لاہور ۲ر جولائی: لاہور میں پولیس کے افسروں نے کچھ بس کے اڈوں پر اور چکر ٹوں میں سپاہی تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ بسوں میں آنے جانے والی لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے واقعات کا انسداد کیا جا سکے۔ یہ فیصلہ کچھ ایسی مثالوں کے پیش نظر کیا گیا ہے جن میں کالج سے آنے والی لڑکیوں کو جیب دار غنڈوں نے پریشان کیا۔ اس سلسلے میں جو پولیس کے سپاہی مقرر کئے گئے ہیں انہیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مختلف بسوں میں چلیں تاکہ بدمعاشوں کو پکڑا جا سکے۔

تھائی لینڈ میں اقوام متحدہ کے مبصرین

واشنگٹن ۳ر جولائی: تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ تھائی لینڈ پر بیرونی حملے کے خلاف اقوام متحدہ کے مبصرین کا ایک وفد مقرر کرنے کے لئے تھائی لینڈ کی درخواست پر جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے۔ انہوں نے یہ مطالبہ مسٹر ڈلس سے بات چیت کے بعد کیا۔

پاکستان میں ایران سے بعض اشیا بغیر کسی پابندی کے درآمد کی جا سکیں گی

کراچی ۲ر جولائی: درآمدی تجارت پر کنٹرول کے تحت ایران سے بڑی اعلیٰ قسم کی اشیاء درآمد کی جا سکتی ہیں۔ سادہ زرمبادلہ کی اسی صورت میں اجازت دی جائیگی کہ درآمدی لائسنس کے تحت جو درآمد کے حصے کنٹرول کرتے جاری کئے ہیں۔ یہ اشیا درآمد کی گئی ہوں۔ حکومت نے یکم جولائی سے کسی پابندی کے بغیر بعض ایرانی مصنوعات بری راستے درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تبادلہ میں پاکستانی اشیاء کو جو فی الحال کھلے عام لائسنس میں شامل ہیں۔ بری راستے سے ایران کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اشیاء میں ہینگ، جڑی بوٹیاں اور دیا سلائی اپنی اصلی شکل میں زعفران، میوہ، سبزیاں (خشک اور تازہ) گوند، معطریات، غلہ، مسالحے، آٹا، اون، قرا قلی، چمڑا، دالیں، قالین اور زیرہ بھی شامل ہے۔

ہندوستان کو امداد روک دینے کی تحریک مسترد کر دی گئی

واشنگٹن ۲ر جولائی: ٹائمز آف انڈیا نے اپنے نمائندہ خصوصی سے خبر دی ہے کہ امریکہ کے ایوان نمائندگان نے ۴۰ ووٹوں کے مقابلے میں ۱۲۵ ووٹوں سے یہ تحریک مسترد کر دی ہے جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ ہندوستان کو آٹھ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی اقتصادی امداد نہ دی جائے۔ تحریک پر بحث کے دوران میں مسٹر ووکنگ نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ چین نہیں۔ بلکہ ہندوستان ایشیا کی قیادت کرے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان

کی تجویز پر غور کیا گیا

قاہرہ ۲ر جولائی: سوزی رجناوجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے حال ہی میں مسئلہ فلسطین پر غور کرنے اور اسلامی مقامات مقدسہ کی حفاظت کے طریقے مرتب کرنے کی غرض سے یروشلم کے مقام پر عرب اسلامی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی تھی۔ اس پر کل عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں غور کیا گیا۔

متروکہ جائداد لے جانے کی میعاد میں توسیع

نئی دہلی ۲ر جولائی: ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ متروکہ منقولہ جائداد ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۴ء تک ایک ملک سے دوسرے ملک کو لے جائی جا سکیں گی۔ پہلے تاکید دونوں کی جون تک ایسی جائداد یں ایک ملک سے دوسرے ملک کو لے جانے کی اجازت دی گئی تھی۔

کینیڈا کی کاغذ کی صنعت کے

ماہرین پاکستان آ رہے ہیں!

کراچی ۲ر جولائی: کینیڈا کی کاغذ کی صنعت کے ماہرین کا ایک وفد پاکستان میں نیوز پرنٹ پلانٹ کی تعمیر کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے یہاں آ رہا ہے۔ کینیڈا کی سینڈویل اینڈ کمپنی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سے معاہدے کے تحت ان ماہرین کو بھیج رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ماہرین کرنافلی پیپر مل (مشرقی بنگال) کا جائزہ لینے کے بعد پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کو یہ بتائیں گے کہ کام اور اس کی نوعیت کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے۔

تبادلہ

لاہور ۲ر جولائی: جناب بی۔ اے قریشی سی ایس پی سیکرٹری حکومت پنجاب انڈسٹریز اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کی خدمات حکومت پاکستان کو منتقل کر دی گئی ہیں وہ انہیں ڈائرکٹر جنرل آف سپلائی اینڈ ڈیولپمنٹ مقرر کرے گی۔

ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم خریدی گئی

لاہور ۲ر جولائی: حکومت پنجاب نے موجودہ فصل شروع ہونے کے بعد ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم خریدی ہے۔ حکومت پنجاب ۳ لاکھ ٹن گندم خریدے گی۔ حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کھلی منڈیوں میں گیہوں خریدنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی ہے۔ روزانہ ۱۰-۸ ہزار ٹن گیہوں حاصل کیا جا رہا ہے۔

مسٹر چرچل نے مسٹر مالنکوف سے ملاقات کی کوئی حتمی تجویز پیش نہیں کی

(صدر آئزن ہاور کا بیان)

واشنگٹن ۳ر جولائی: صدر آئزن ہاور نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر نسٹن چرچل نے مسٹر مالنکوف وزیر اعظم روس سے ملاقات کرنے کی کوئی حتمی تجویز پیش نہیں کی۔

صدر نے یہ انکشاف اخبار نویسوں کے اس استفسار کے جواب میں کیا۔ کہ آیا مسٹر چرچل نے مسٹر مالنکوف سے ملاقات کے لئے کوئی تجویز پیش کی ہے اور اس کے متعلق صدر کا کیا خیال ہے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر انتھونی ایڈن چار روز واشنگٹن میں مذاکرات کرنے کے بعد پرسوں ہی اٹاوہ روانہ ہو گئے تھے۔

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ ہم دنیا کے امن کے لئے ہر قسم کی کوشش کر رہے ہیں اور ہر شخص سے مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ہمیں یہ یقین دلایا جائے کہ فریق ثانی مخلص ہے۔ اخباری نمائندوں نے صدر آئزن ہاور سے کہا کہ کانگرس کے لیڈروں نے مسٹر چاین اور مسٹر ڈلس کے اس قول کو دہرایا ہے کہ مشرق بعید میں حالات حوصلہ افزا ہیں۔ اور انہیں حالات حوصلہ افزا ہونے کی وجوہ کیا ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ اس کی کئی وجوہ ہیں ان میں سے ایک مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کا واشنگٹن کا دورہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی وزیر اعظم کے دورے سے پیشتر ان مسائل کے حل کی راہ میں بہت سی مشکلات حائل تھیں۔ ایک سوال کے جواب میں صدر آئزن ہاور نے کہا کہ مسٹر چرچل سے ہائیڈروجن بم پر کنٹرول کرنے کے متعلق حتمی طور سے گفتگو نہیں ہوئی۔

ڈھاکہ ۲ر جولائی: ڈھاکہ میونسپل کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں ایک سب کمیٹی مقرر کی جو ڈھاکہ شہر کی سڑکوں کا نام تبدیل کرنے کے لئے رپورٹ تیار کرے گی۔

پھلودی میں سورج گرہن کا مشاہدہ

آسمان پر تارے نمودار ہو گئے

پھلودی ۲ر جولائی: ہزاروں اشخاص نے جو انگلستان، امریکہ وغیرہ سے آئے تھے ایک چھوٹے سے قصبہ پھلودی (جودھ پور سے ۹۰ میل دور) میں آج پہلے ۹۰ سکنڈ تک مکمل سورج گرہن کے اندر دیکھا چاند نے زمین سے تقریباً ۶۰ حصہ ڈھانپ دیا تھا جس وقت سورج کا مکمل گرہن شروع ہوا۔ تو فضا میں اندھیرا چھا گیا۔ آسمان میں تارے نظر آنے لگے اور چند سکنڈ کے لئے نباتاتی اور حیوانی زندگی میں سکون معلوم ہونے لگا۔ پرندے اپنے اپنے بسیروں میں چلے گئے۔ لیکن پھر روشنی آ گئی۔ سوسائٹی تیر قوموں کے سائنسدانوں نے قدرت کے اس کرشمہ کا مشاہدہ کیا۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے سائنسدانوں نے ایک مقامی سکول کو اپنی مشاہدہ گاہ بنایا تھا اور وہاں اپنے آلات نصب کر دیئے تھے۔